اجتماعِ ذکر و نعت بسلسلۂ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (1437ھ) کی ستائیسویں شب میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(Urdu)



موضوع:

برے خاتمے کا خوف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 ... فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر (یعنی لَیْلَۃُ الْقَدْر) ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو **لَیْلَۃُ الْقَدْر** اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجِسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ”اِس شب کو لَیْلَۃُ الْقَدْر چند وُجُوہ سے کہتے ہیں۔

﴿1﴾ اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپُرد کر دیے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنیٰ تقدیر یا قَدر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿2﴾ اس میں قَدْر والا قرآنِ پاک نازِل ہوا، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿3﴾ جو عِبادت اس میں کی جاوے اُس کی قَدر ہے، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿4﴾ قَدر بمعنیٰ تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدَر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے بھی اسے شبِ قَدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں“۔ (مواعظِ نعیمیہ، ص62)

www.dawateislami.net

بُخاری شریف کی حدیث میں ہے، ”جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزشتہ گُناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری، ج۱، ص660، حدیث2014)

بدنصیب عابد کی حکایت

آیئے! ایک عبرت ناک حکایت انتہائی توجہ کے ساتھ سُنیے چنانچہ:

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تَہَجُّد اور گِریہ وزاری کرنے والا شخص میرا بہت عقیدت مند اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔ پھر میں نے اُسے کافی دن تک نہ پایا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ بیمار ہے۔ میں اُس کے گھر گیا اور اجازت لے کر جیسے ہی اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اُس سے کہا: اے میرے بھائی! کلمے کی کثرت کر! اس نے آنکھیں کھولیں اور بمشکل میری طرف دیکھا، پھر اُس پر غشی طاری ہو گئی، (دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا) تیسری مرتبہ میں نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر تُو نے نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا، نہ کفن پہناؤں گا اور نہ ہی تیری نمازِ جنازہ پڑھوں گا۔ یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: اے میرے بھائی منصور! اس کلِمۂ طیبّہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟ اُس نے کہا: میرے وہ اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہیں تھے بلکہ میں اِس لئے عبادت کیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تَہَجُّد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو دروازے بند کر دیتا، پردے ڈال دیتا، شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گُناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی اُمّید نہ رہی، میں نے قرآنِ پاک منگوا کر پڑھنا شُروع کیا جب سورۂ یٰس تک پہنچا تو قُرآن کریم کو بلند کر کے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ کریم کے

www.dawateislami.net

صَدْقے مجھے شِفا عطا فرما، میں آئندہ گُناہ نہیں کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری دُعا قبُول کی اور میں صحتیاب ہو گیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے کیا ہوا وعدہ بُھلا دِیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گُناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسَلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر مُعافی وصحّت کی بھیک مانگی، میرے کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پھر شِفا عطا فرما دی۔ لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآن پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَصْحَف شَریف کی عظمت کے صَدْقے میں مجھے اِس بیماری سے شِفا عطا فرما۔ تو میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی "جب تجھ پر بیماری آتی ہے تو توبہ کر لیتا ہے، جب تندُرُست ہو جاتا ہے تو پھر گُناہ کرنے لگتا ہے۔ شِدّتِ مرض میں تو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تُو مُبتلا ہوا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اُن سب سے نجات عطا فرمائی۔ اُس کے منع کرنے اور روکنے کے باوُجُود تُو گُناہوں میں ڈُوبا رہا اور عرصۂ دراز تک اُس سے غافل رہا۔ کیا تجھے مَوت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوُجُود گُناہوں پر ڈَٹا رہا اور اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم بھول گیا۔ نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی اور نہ ہی تُو اس سے ڈرا۔ کتنی ہی مرتبہ تُو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیا ہوا وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بَھلائی کو بُھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جا رہا ہے کہ تیرا ٹھِکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سُنا رہی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمّار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس کی باتیں سُن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے خاتمے کی دُعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہو گئے۔ (الروض الفائق، المجلس الثانی

www.dawateislami.net

...الخ، ص۷۱ ملخصاً)

ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رمضان کا واسطہ ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سِیرت
ظاہر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
یاالٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر اِستقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر ہے، جہنم سے آزادی کے عشرے کے آخری دن چل رہے ہیں، آیئے! اللہ تعالیٰ سے جہنم سے نجات کی دُعا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ○ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بار بار گناہوں سے توبہ کرنے کے باوجود پھر گناہوں میں گرفتار ہونے والے بدنصیب عابد کی لَرزہ خیز داستان اپنے اندر عبرت کے بے شمار مدنی پھولوں کو لیے ہوئے ہے، بالخصوص وہ نادان جو بُرے خاتمے سے بے خوف رہتے اور گناہوں میں دن رات بسر کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو لوگوں کے سامنے نیک نظر آتے ہیں، لیکن تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرکے اس سے مقابلہ کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو شراب نوشی اور طرح طرح کے نشے کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو گناہوں بھری زِندگی بسر کررہے ہیں اس واقعے میں اُن کے

www.dawateislami.net

لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں یا بیمار ہوتے ہیں تو توبہ واِستغفار شروع کر دیتے ہیں، تلاوت و نماز شروع کر دیتے ہیں، صدقہ و خیرات شروع کر دیتے ہیں مگر جب ربّ عَزَّوَجَلَّ ان کو صحت و عافیت عطا فرماتا ہے، بیماریوں، مصیبتوں، پریشانیوں سے نجات عطا فرماتا ہے تو پھر غافل ہو کر نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اور دوبارہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانیاں شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح خُدا عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جھوٹی اُمّیدیں باندھ کر گُناہوں میں ملوث رہنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے، سچّی توبہ کرنے کے بجائے سرسری توبہ کر کے دوبارہ گُناہوں کی دلدل میں دَھنسنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے اِسی طرح عبادت کے ذریعے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کے بجائے لوگوں کی رضامندی اور ان کے نزدیک اپنی نیک نامی چاہنے والے غافل مسلمانوں کے لئے اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نفس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہیں، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ نزع کے عالم میں ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے کہ ایمان سلامت لے جانے میں ہم کامیاب ہوں گے کہ نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم قبر کے سوالات کے صحیح جوابات دینے میں کامیاب ہوں گے یا ناکام؟ ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر میں جنّت کی کھڑکی کھلے گی یا جہنّم کی؟ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے کفن کو جنّتی خوشبودار کفن سے بدلا جائے گا یا جہنم کے بدبودار آگ کے کفن سے بدلا جائے گا، ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر تاحدِ نظر کشادہ ہو گی یا اس قدر تنگ کہ ہماری پسلیاں توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی، ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہماری عزت افزائی ہو گی یا رُسوائی ہو گی؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے عیب

www.dawateislami.net

چھپائے جائیں گے یا سب کے سامنے ظاہر کر دیے جائیں گے؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمیں نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا یا گناہوں کا؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے لیے جنّت کا فیصلہ ہو گا یا جہنّم کا؟

آج بنتا ہوں معزز جو کھُلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ!
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص85)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدنصیب عابد کی حکایت میں ہم نے سُنا کہ یہ شخص گناہوں سے توبہ کرتا مگر پھر گناہوں میں مبتلا ہو جاتا۔ یاد رکھئے! آئندہ توبہ کر لینے کی اُمّید پر جان بوجھ کر گُناہ کرنا بہت ہی بُرا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گُناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کر لیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اُڑانا ہے اور خُدائے تعالٰی پر اَمْن (یعنی اس سے بے خوف ہو جانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔[1]

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۳۶۰

www.dawateislami.net

یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ اگر نزع کے عالَم میں مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے تو اُس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل صفحہ نمبر 809 پر ہے: مرتے وقت مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے، موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا اور بہت ممکن ہے کہ اُس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دُشوار ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ ایک مسلمان کے پاس سب سے قیمتی دولت اس کا ایمان ہے کہ اگر دُنیا سے ایمان سلامت لے گیا تو کامیاب ہے اور اگر خُدانخواستہ گُناہوں کی وجہ سے ایمان ہی برباد ہوگیا تو نماز، روزے، حج، تلاوتِ قرآن، تراویح، صدقہ اور دیگر نیک کام کوئی فائدہ نہ دیں گے بلکہ ایسے بدنصیب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان شب و روز ہم سے ہمارے ایمان کی دولت کو چھیننے کی کوششوں میں مصروف ہے اور بدقسمتی سے ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، ہاں فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے اور ایک دوسرے سے دُنیوی برتری لے جانے کی۔ دولتِ ایمان کی حفاظت کی عملی تدبیر اختیار کرنا تو دُور کی بات، بدقسمتی سے اس بارے میں سوچنے کے لئے بھی ہمارے پاس وقت نہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس یہ گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔ (کیمائے سعادت، پیداکردن سوءِ خاتمت، ۲/۸۲۵)

www.dawateislami.net

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حِفظِ ایمان کی اِلتجاء ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
رُوح عطارؔ کی جب جدا ہو سامنے جلوہ مصطفےٰ ہو
اُن کے قدموں میں اِس کو قضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص124)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ پارہ4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر102 میں اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران:۱۰۲)

تفسیر نُورُالعرفان! مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وقت کافر ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ لہٰذا کسی کو بھی اپنے اقتدار، منصب، علم یا عبادت پر ہر گز ہر گز ناز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جس طرح یہ چیزیں انسان کے لئے دُنیوی طور پر فائدہ مند ہیں اسی طرح بسا اوقات انہی کے سبب انسان اُخروی طور پر ہلاکت کی وادیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ شیطان ہی کو لے لیجئے جو کہ مُعَلِّمُ

www.dawateislami.net

المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا، اس نے 80 ہزار سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی لیکن اس بدبخت کو نبی کی گستاخی اور تکبُّر نے تباہ کر دیا، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کفر کا طوق اس کے گلے میں ڈال دِیا گیا، یوں قیامت تک پیدا ہونے والے سرکش لوگوں کیلئے وہ عبرت کا نمونہ بن گیا۔ چونکہ وہ ملعون، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتوں کا استاد رہ چکا تھا لہٰذا فرشتوں نے جب اپنے اس نامراد و نافرمان استاد کا بدترین حشر دیکھا تو اس سے ان کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اس لعین کے بُرے انجام نے ان ہستیوں کو بے چین کر کے رکھ دِیا۔ جیسا کہ

میری خُفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا

تفسیر روحُ المعانی میں ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس لعین کے ساتھ خفیہ تدبیر فرمائی تو حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام رونے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے استفسار فرمایا: (حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے) تم دونوں کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی رہنا (اور) میری خفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا۔ (روح المعانی، سورۃ النمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۹/۲۱۷)

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی
مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے اُس کے معصوم فرشتے بلکہ فرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی بے خوف نہیں تو ہمیں اللہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر ہونی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! شیطان مردُود اور اس کی پوری نسل، لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے، توبہ کے ذریعے مغفرتِ الٰہی حاصل کرنے سے محروم کرنے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے اور انسان کو اس کی آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ گُناہ کرکے جہنّم کا حقدار بن جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ گُناہوں سے توبہ کرنے اور ایمان کی سلامتی کی فکر کرنے سے غفلت نہ کریں۔

آؤ گنہگارو! مغفرت مانگ لو...

حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا، وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَمَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِی اَجْسَادِهِمْ یعنی اے میرے رَبّ! مجھے تیری عزّت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: "وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا اَزَالُ

www.dawateislami.net

اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِی ”یعنی مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے سبب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈَر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص135)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار O یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا چیلنج

یاد رکھئے! مذکورہ حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں بخشش و مَغْفِرت کا تذکرہ سُن کر جہاں ہمیں خوش ہونا چاہئے وہیں ابنِ آدم کے ساتھ شیطان کے بُغْض وعداوت کے بارے میں سُن کر فکر مند بھی ہو جانا چاہئے کہ وہ ہر چند ہمیں بہکانے اور کسی صورت جہنّم کا اِیندھن بنانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور نہ صرف شیطان خود بلکہ اس کی پوری ذُرِّیَت (یعنی اس کی اولاد) اس کوشش میں سرگرمِ عمل ہے۔ جیسا کہ تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی

[1] ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴ / ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

www.dawateislami.net

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَ مَنْ جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی
یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵) مُعافی چاہیں اور گُناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتّٰی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہو گئے اور بولے: ''اے ہمارے سردار تجھے کیا ہو گیا؟'' وہ بولا: '' قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گُناہ نقصان نہیں دے گا۔'' اس کے لشکریوں نے کہا: ''وہ کونسی آیت ہے؟'' ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَ مَنْ جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی
یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵) مُعافی چاہیں اور گُناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو اس کے چیلوں نے کہا: ''ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کر پائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہو گیا۔''[1]

فَسادِ نفسِ ظالم سے بچا لو اَز پئے شَیْخَین
کرو شیطان سے میری حفاظت یارسول اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچالو جانِ رحمت یا رسول اللہ
تِرے ربّ کی قسم میں لائقِ نارِ جہنّم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شفاعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص328,329)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... درِ منثور، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۲/۳۲۶

www.dawateislami.net

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ **ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واستغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔** گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لئے ایک چیلنج کی حَیثیَّت رکھتی ہے، لہٰذا ہمیں اس چیلنج کو قبُول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اُتر جانا چاہئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو عاجزی و شرمندگی کے ساتھ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو شیطان لعین زندگی بھر ہمیں بہکاتا اور گُناہوں پر اُکساتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری قُوّت صَرف کر دیتا ہے اور مختلف شکلوں میں آکر مذہب تبدیل کرنے کا مشورہ دیتا ہے الغرض اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بس کسی بھی طریقے سے بندے کا ایمان چھین لیا جائے چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آپہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کرلے کہ یہی دِین اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کی قسمت میں حق سے پھِر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (الدرۃ الفاخرۃ فی

www.dawateislami.net

کشف علوم الآخرۃ، معہ مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ جب سانس اُکھڑ رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں اور دوست و احباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف حربے (طریقے) آزماتا ہے۔ خُدانخواستہ اگر مرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مردُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ذِلت و رُسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشتناک ہیں کہ ہم تصوُّر بھی نہیں کر سکتے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہنم کی منظر کشی اور اس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ اُس میں مختلف طبقات، وَادِیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یا زیادہ بار اُن سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری

www.dawateislami.net

گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دِیا جائے تو تمام جنّ و اِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ بُختی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تہ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا، کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھنداڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہو گی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۸ تا ۱۶۳ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ○ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ ”بُرے خاتمے کے اسباب“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے گُناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے، خوب خوب نیکیاں اِختیار کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں توبہ و اِستِغْفار کی کثرت کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے ایمان پر استقامت کی دُعا بھی کرتے رہئے۔ اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے، فکرِ آخرت بڑھانے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ پانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے بنام ”**بُرے خاتمے**

www.dawateislami.net

کے اَسباب" کا مطالعہ کیجئے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اپنے اس رسالے میں برے خاتمے کے اسباب، چغلی اور حسد کی تعریف، سبق آموز حکایات، زبان کی بے احتیاطیاں اور اچھے خاتمے کیلئے مدنی پھولوں کے علاوہ ایمان پر خاتمے کے 4 اوراد بھی بیان فرمائے ہیں لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے ،ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ بِلا شبہ گُناہوں سے معصوم بلکہ معصومین کے سردار ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف توبہ واِسْتِغْفار کی ترغیب دِیا کرتے تھے بلکہ گُناہوں سے پاک وصاف ہونے کے باوُجُود تعلیمِ اُمت کے لئے خود بھی دن میں کئی کئی بار اِسْتِغْفار کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالٰی سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو(100) مرتبہ اِسْتِغْفار کرتا ہوں۔"[1] نیز انہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک ہی مجلس میں سو سو(100,100) بار رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ کے کلمات پڑھتے ہوئے گنا کرتے تھے (یعنی اے میرے رَبّ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قُبُول فرما کہ بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قُبُول کرنے والا مہربان ہے)۔[2] اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا کے بارے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِہٖ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

[1] ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار... الخ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۲

[2] ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/۱۲۱، حدیث: ۱۵۱۶

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کثرت سے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب (ت:۹۵)، ۵/۳۰۹، حدیث:۳۵۳۳ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود دن میں سو سو بار (100,100) اِستغفار کرنا اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا مانگنا اپنا معمول بنایا تو ہم گنہگاروں کو کس قدر توبہ واِستغفار کرنے اور سلامتیِ ایمان کے لئے کُڑھنے کی ضرورت ہے لہٰذا اگر اس قسم کے شیطانی وَسْوَسے آئیں کہ "میں نے آخر ایسا کون سا گُناہ کرلیا جو میں توبہ کروں۔" یا یہ کہ "میں تو توبہ کرچکا ہوں اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے" یا یہ کہ "میں تو نماز و روزے کا پابند ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی جو توبہ کروں وغیرہ وغیرہ" تو ہرگز ہرگز ان وَسْوَسوں کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ اِمام قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کی سب سے زیادہ ضرورت اس شخص کو ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کثرتِ توبہ کی حکمتیں:

- ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سیدِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ امت کی تعلیم کے لئے کثرت سے اِستغفار کیا کرتے تھے۔
- سید المعصومین، رحمۃ للعلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عاجزی اور اِنکساری کے طور پر کثرت سے اِستغفار کیا کرتے۔
- اس کے علاوہ بھی علما نے بہت ساری حکمتیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کثرت سے توبہ واِستغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] ... روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/۱۴۵

www.dawateislami.net

❖ یاد رکھئے! اِستغفار کرنا دِلوں کے زنگ کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا ہر پریشانی کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا تنگی سے راحت کی طرف لے جاتا ہے، اِستغفار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے بزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بھی خوف و خشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد اور نفس و شیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوُجُود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چِھن جانے کے خَوف سے ہمیشہ لَرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے نیز پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ آیئے! اب ان بزرگ ہستیوں کے حفاظتِ ایمان کے لئے کڑھنے کے مدنی جذبے پر مشتمل چند حکایات سُنتے ہیں، توجہ کے ساتھ سنئے اور اپنے اندر ان جیسی مدنی سوچ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

گُناہوں کی شامت

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دونوں ایک جگہ اکٹّھے ہوئے۔ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا شیبان راعی

www.dawateislami.net

رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سببِ گریہ (یعنی رونے کا سبب) دریافت کیا تو فرمایا: مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے 40 سال عِلم حاصِل کیا۔ اُس نے ساٹھ (60) سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اس کا خاتِمہ کُفر پر ہوا۔ حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے سُفیان! وہ اس کے گُناہوں کی شامت تھی آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہر گز مت کرنا۔ (سبع سنابل، در عقائد و مذاهب، ص ۳۴ ملخصاً)

آہ! دولت کی حفاظت میں توسب ہیں کوشاں حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مٹا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۳۲)

شعر کی وضاحت: امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مدنی جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ افسوس دولت کی حفاظت کی توسب کوشش کرتے ہیں مگر ایمان کی حفاظت کا تصور ہی مِٹا جارہا ہے، ایمان کی حفاظت کے تعلق سے ایک اور حکایت سُنیے، چنانچہ

رونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ گُناہوں کے خوف سے رورہے ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا: گُناہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حَیثیَّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خَوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منہاج العابدین، پانچواں باب، جنت اور دوزخ کا بیان، ص ۴۲۰)

عطّار ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۰۶)

www.dawateislami.net

بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور گھبرانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: اے ابُو عبدُ اللہ! (اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر) اُمّید رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ (اِحیاءُ الْعلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان الدواء الذی به... الخ، ۴/ ۲۱۱ ملتقطاً)

اِمتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۳۲)

امیر اہلسنّت کا دردمندانہ مکتوب

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حفاظتِ ایمان کے بارے میں بہت حسّاس ہیں۔ صفر المظفر 1424ھ میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر مجالس کے اراکین وغیرہ کے نام لکھے گئے ایک خط کی ابتدا میں ایمان کی حفاظت سے متعلق کی جانے والی فکرِ مدینہ کا پر تاثیر انداز ملاحظہ ہو:

(چنانچہ بعدِ سلام تحریر فرمایا) یہ الفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینۂ منورہ سے بہت دُور پڑا ہوں۔ مدینۂ منورہ میں رات کے تقریباً 3 بج کر 21 منٹ اور پاکستان میں 5 بج کر 21 منٹ ہوئے ہیں، میں اپنی قیام گاہ کے مکتب میں مغموم و ملول (یعنی غمگین) قلم سنبھالے آپ حضرات کی بارگاہوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں جو کہ دلوں کو خوفزدہ کر دیتی ہیں۔ ہائے ہائے! !بڑھاپا آنکھیں پھاڑے پیچھا کئے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے مگر نفسِ اَمّارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تند جھونکا میری زندگی کے چراغ کو گُل نہ کر دے، اے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! زندگی کا چَراغ تو یقیناً بجھ کر رہے گا، میرے ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے گُناہوں کے دلدل سے نکال دے۔ کرم، کرم، کرم! (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۵۶-۵۵)

www.dawateislami.net

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی
(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! سنا آپ نے کہ ان اللہ والوں میں ایمان کی حفاظت کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے اور یہ حضرات حفاظتِ ایمان کے معاملے میں کس قدر فکر مند رہا کرتے ہیں، بِلاشبہ یہی لوگ ایمان کے حقیقی معنی میں قدر دان ہیں، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **"اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے"** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا ہے جبھی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو دُنیا و آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے، جانوروں کی مانند زندگی گزارنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کے لئے کوششیں تیز تر کر دے، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِستغفار کی کثرت کرے، اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف رکھے، حقوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجا آوری کا بھرپور خیال رکھے، اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے بچتے رہنے کی ترغیب دلاتا رہے نیز بُرے خاتمے کا سبب بننے والے افعال کی معلومات کے ساتھ ساتھ عملی طور پر ان سے بچنے کی تدابیر اختیار کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار o یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ o بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب کچھ ایسی باتیں سُنتے ہیں جنہیں احادیثِ مُبارکہ ،اقوالِ بزرگانِ دین یا کتبِ فقہ میں بُرے خاتمے کا سبب قرار دِیا گیا ہے ،بُرے خاتمے کا سبب بننے والے ان کاموں کو کان لگا کر سُنئے ،عبرت حاصل کیجئے اور اگر خُدانخواستہ ہم میں سے کوئی ان افعال میں مبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ بھی کرے۔

❀ **نماز میں سُستی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماہِ رمضان کی برکت سے ہر طرف نمازوں کی بہار آجاتی ہے مگر افسوس ماہِ رمضان کے رُخصت ہوتے ہی مسجدوں کی رونقیں کم ہو جاتی ہیں، اے کاش! تمام مسلمان سارا سال نمازوں کی پابندی کا اِہتمام کریں) ❀ **شراب نوشی** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے، مگر پھر بھی کئی نادان عارضی لذّت کی خاطر اللہ ورسول کی ناراضی مول لیتے ہیں) ❀ **والدین کی نافرمانی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماں باپ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں، اِنہی کے سبب ہمارا وجود قائم ہے، اِن کی رِضا میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہے، ان کی ناراضی میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی ہے، بدبخت ہے وہ اِنسان جو ماں باپ کو ناراض کر کے جہنّم میں داخلے کا سامان کرلے) ❀ **مسلمانوں کو تکلیف دینا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (بسا اوقات بظاہر چھوٹے نظر آنے والے معاملات بھی مسلمانوں کی دِل آزاری وتکلیف کا باعث بنتے ہیں مگر اس طرح کے کئی معاملات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، لہٰذا ایسے کاموں کی طرف توجہ دے کر ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے) ❀ **چغلی اور حسد کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (چغلخور گویا کہ محبتوں کا چور ہے، دِینِ اسلام ہمیں بھائی چارے کا درس دیتا ہے، چغلی کی نحوست سے آپس میں محبتیں، نفرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں، خاندانوں کے خاندان جُدا ہو کر قتل و غارت گری جیسے گناہوں کا بھی اِرتکاب کر گزرتے ہیں، اِسی طرح حاسد بیچارا حسد کی آگ میں ہر وقت جلتا رہتا ہے اور گویا بزبانِ حال یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوں"۔ الامان والحفیظ) ❀ **بد فعلی کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ہر طرف گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف ذرائع سے نِت نئے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے، بدنگاہی کی نحوست سے نفسِ امّارہ گناہ پر اُبھارتا ہے، جس کی وجہ سے انسان اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے نہ کرنے کے کاموں میں بھی جا پڑتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں

www.dawateislami.net

نظر کی حفاظت (آنکھوں کا قفلِ مدینہ) کی توفیق نصیب فرمائے) ❀ **حج فرض ہونے کی صورت میں حج نہ کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے** (ایک تعداد ایسی ہے جو علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے دِینی معلومات سے محروم ہے، زِیادہ سے زِیادہ مال کمانے کے تو مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں، مال سے محبت کی وجہ سے اس کو سنبھالنے کا بھی اِنتظام کیا جاتا ہے لیکن راہِ خدا میں خرچ کرنے کے معاملے میں اِنتہائی کنجوسی سے کام لیا جاتا ہے، کئی بدنصیب تو اس مال کو اتنا سنبھالتے ہیں کہ حج فرض ہونے کے باوجود بھی اِس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں) ❀ **سُود کھانا اور کم تولنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے** (مال و دولت کی ہوس، اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، دِن رات مال و دولت کو بڑھاتے چلے جانے کی حِرص کئی برائیوں کی طرف لے جاتی ہے، جیسے سُود جیسے بُرے فعل کے سبب اِنسان اِنتہائی قدم اُٹھالیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس گناہ سے بھی محفوظ فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین۔۔ اِسی طرح کم تولنے کا مرض بھی عام ہے، اس کا بُنیادی سبب بھی مال بڑھانے کی بُری خواہش ہی نظر آتی ہے، کم تول کر دھوکہ دَہی کے ذریعے سامنے والے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں) ❀ **طرح طرح کے گُناہوں میں ملوث رہنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے** (نفسانی خواہش کی تکمیل کی تگ و دو میں لگے رہنا، یقیناً بہت بڑی نادانی اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والا کام ہے، چھوٹا سا گناہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی صورت میں مالکِ قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی و جہنم کی حقداری کا سبب بن سکتا ہے، اللہ ہمیں گناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائے) ❀ **بدعقیدہ افراد کی صحبت میں بیٹھنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے** (انسان کی تربیت میں صحبت کا بہت بڑا کردار مانا جاتا ہے، گلاب کی صحبت پانے والی مٹی بھی گلاب کی خوشبو کو اپنے دامن میں بسا لیتی ہے لیکن اس کے برعکس بُری صحبت کے بُرے اَثرات مُرتّب ہوتے ہیں جیسے نشئی کی صحبت دُوسرے پر نشے کے اثرات چھوڑتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں، صالحین و اولیائے کاملین کی صحبت ایمان کی مضبوطی اور بلندیِ درجات کا سبب بنتی ہے جبکہ بدمذہب و بدعقیدہ کی صحبتِ بد زہرِ قاتل کی طرح ہے جو کہ دولتِ ایمان چھن جانے کی صورت میں بُرے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے) اور ❀ **اِیمان کے چھن جانے سے بے خوف ہو جانا بھی بُرے خاتمے کے اسباب میں شامل ہے**۔ (مسلمان کے پاس سب سے قیمتی ترین سرمایہ اُس کا ایمان ہوتا ہے، مگر بدقسمتی سے آج اِس دولتِ ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ کم سے کم ہوتی چلی جارہی ہے، اِیمان کے چھن جانے سے بے خوف ہونا یقیناً بہت بڑی نادانی ہے، کوئی بھی چیز جس قدر قیمتی ہوتی ہے، اُس کے تحفظ کے لیے اِقدامات بھی زیادہ سے زِیادہ کیے جاتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے اور ایمان کی سلامتی کے لیے دُعا کرتے رہنا چاہئے)

www.dawateislami.net

بوقتِ نَزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یَارَسُوْلَ اللہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یَارَسُوْلَ اللہ
سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سکرات کی سرکار سرِ بالیں اب آؤ جانِ رحمت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آنے کی خبریں سُننے کو ملتی ہیں نیز چونکہ یہ مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج

www.dawateislami.net

کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنا دی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

یاخُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تَر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالات انتہائی تیزی کے ساتھ تباہی کی جانب بڑھ رہے ہیں، اسلام دشمن قوّتوں نے بھی مسلمانوں کو بے عملی کے گڑھے میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی، ایسے میں ہمیں خود بھی بچنا ہے اور مستقبل کا معمار بننے والے اپنے بچوں کو بھی ہر طرح کی بُرائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن جتن کرنا ہے۔ یاد رکھئے! بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ بچہ جو کچھ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں پختہ رہتا ہے، اسی لئے بچپن ہی سے بچوں کی عُمدہ و اسلامی تعلیم و تَرْبِیَت پر توجہ دینا بے حد لازمی و ضروری ہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو بچپن ہی سے حفاظتِ ایمان کی مدنی سوچ فراہم کرنے، بُرے خاتمے کے اسباب سے آگاہی دلوانے

www.dawateislami.net

،اُنہیں معاشرتی ،اخلاقی اور شرعی بُرائیوں سے دُور رکھنے اور زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخلہ دلواکر حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنایئے تاکہ ہمارے بچے قرآنِ کریم اور عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور یوں معاشرے کے سُدھار میں بھی اپنا مُثبت کردار اَدا کریں اور ہماری اُخروی نجات کا بھی سامان بن سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدارس المدینہ اور جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ قرآن و نورِ علم سے مُنَوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، خصوصاً جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ نہ صرف 3 دن کے مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے مہینے کے اختتام پر متعلقہ ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں سینکڑوں کی تعداد میں علمِ دین کے پیاسوں نے حصولِ علم کے لئے جامعۃُ المدینہ کا رُخ کیا جبکہ والدین نے اپنے بچوں کو مدرسۃُ المدینہ کی مدنی بہاریں بھی دکھائیں۔یوں دُنیا بھر بالخصوص پاکستان میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ جن میں کم و بیش 1 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات قرآنِ کریم اور درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں اپنی تعلیم مکمل کرکے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ “لہٰذا آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں شامل کروالیجئے،اپنے بچوں کو مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے

www.dawateislami.net

نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں، پڑوسیوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی یہی مدنی ذہن دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہر طرف علم کی شمعیں روشن ہوں گی، جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے اور آپ کے لئے عظیم صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر ایمان کی حفاظت کا شعور بیدار کرنے اور بُرے خاتمے کے اسباب سے نجات پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے نیز اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضری کی عادت بنائیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان اجتماعات میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں کو بُرے خاتمے کے اسباب سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ فراہم کی جاتی ہے اور جو خوش نصیب اسلامی بھائی ان سنّتوں بھرے اجتماعات میں استقامت کے ساتھ حاضری کا شرف پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت اور فیضانِ اولیا سے دیگر لوگوں کے مقابلے میں وہ ایمان کی حفاظت کے معاملے میں قدرے حساس ہو جاتے ہیں اور بُرے خاتمے کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کے ساتھ حاضری کے فوائد و ثمرات پر مشتمل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، آپ انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے اور سُنّتوں بھرے اجتماعات

www.dawateislami.net

میں پابندی کے ساتھ شریک ہونے کا ذہن بنایئے چنانچہ

❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں اِستقامت کے ساتھ شریک ہونا رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ، خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ حقیقی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے مَحَبَّتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعمت میسّر آتی ہے۔ ❀ اللہ والوں کے فیضان سے فیضیاب ہونے کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تعلیمات پر عمل کی رغبت بڑھتی ہے۔ ❀ علمائے کرام، ذِمَّہ داران اور عام مومنین کا قُرب میسّر آتا ہے۔ ❀ فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبّات کی پابندی اور نفل عبادات کی بجاآوری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ❀ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی برکت سے بہت سے لوگوں کو گُناہوں کی گندی بیماری سے شِفا مل گئی اور ان کے دل عبادت کی جانب مائل ہوگئے۔ ❀ بہت سے اسلامی بھائیوں کو رُوحانی و جسمانی امراض سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے چھٹکارا نصیب ہوگیا۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے دِلی سکون واطمینان محسوس ہوتا ہے۔ ❀ مدنی انعامات پر عمل اور راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ حقوق اللہ و حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجاآوری کا ذہن بن جاتا ہے۔ ❀ دل و دماغ علمِ دین کی روشنی سے معمور اور جہالت کے اندھیرے دور ہوجاتے ہیں۔ ❀ مسجد کا ادب واحترام کرنے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ ❀ سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات سننے، سنّتیں سیکھنے سکھانے اور ذکر و دُعا کے حلقوں میں شرکت کی سعادت ملتی ہے۔

الغرض سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کی برکات نہ صرف شرکائے اجتماع کا مُقدّر بنتی ہیں بلکہ ان سے تعلق رکھنے والے بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے ہم میں سے ہر اسلامی بھائی یہ نیت کرے کہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں بالخصوص ہفتہ وار اجتماع و مدنی

www.dawateislami.net

مذاکرے میں اوّل تا آخر پابندی کے ساتھ نہ صرف خود شرکت کروں گا بلکہ دیگر مسلمانوں تک اس کی دعوت پہنچا کر انہیں بھی اجتماع میں حاضری کی ترغیب دلاؤں گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے والوں کو دُعا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جَہنَّم سے چُھٹکارہ پانے اور جنَّت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زِیادہ سے زِیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مَشغُول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں یہ بات باوَر کروانے میں کامیاب نہ ہو جائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بَخشوانے اور تجھے جنَّت کی نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ہر دَم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہُ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تَدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عُمر کُفر میں گُزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود بوقتِ رُخصت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتمے سے دوچار ہو۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچا لے		گنہگار ہے جاں بلب یا اِلٰہی

اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کِسی بندے کے ساتھ بَھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کے مَرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقرّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگاتار رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچّھی حالَت پر مَرا ہے۔ جَب ایسا خُوش نَصیب اور نیک شَخص مَرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جَلدی کرتی ہے۔ اُس وَقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پَسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مَرنے سے ایک سال قَبل ایک شَیطان اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بَدتَرِین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے۔ اُس وَقت یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مِلنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج۳ص۹۰۵ملتقطا، غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۹۶)

ہر دم اِبلیس پیچھے لگا ہے		حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
روح عطارؔ کی جب جدا ہو		سامنے جلوۂ مصطفےٰ ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص125،124)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار O یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز جھنڈا:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے شَبِ قَدْر کے بارے میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا ہے- "جب شَبِ

www.dawateislami.net

قَدْر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبہ مُعَظَّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صِرْف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشْرِق و مَغْرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول ہے، اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاوں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکْم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں، اے جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظرِ کرم فرمائی اور 4 قسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرما دیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ چار قِسْم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿2﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿3﴾ تیسرے قَطْعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿4﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطْعِ تعلُّق کرنے والے۔" (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص336، حدیث3695)

بدنصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِ قَدْر کِس قَدْر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص و عام کو بَخْش دیا جاتا ہے۔ تاہم **عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطْعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرعی آپس میں کِینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تعلُّقات مُنقَطع کرنے والے** اِس عام بَخْشِش سے مَحروم کر دیے جاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قَہرِ قَہّار و غَضَبِ جَبّار عَزَّوَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِ قَدر جیسی بابَرَکت رات بھی جِن مُجرِمُوں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قَدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گُناہوں سے صِدقِ دِل سے توبہ کرلی جائے اور حُقوقُ العِباد والے مُعامَلات بھی حل کرلئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل و کَرَم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "جہنّم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیّت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"

(خزائن العرفان، پ۵، سورۃ النساء تحت الآیہ ۳۱، ص۱۴۹)

کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" حضرت علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مَکی شافعی **ھَیتَمِی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُر اثر تالیف **اَلزَّوَاجِر** کا اُردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربُّ العٰلمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں

www.dawateislami.net

ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی رِیاکاری، حسد، کینہ، تکبر، خود پسندی، ملاوٹ، منافقت، حرص و طمع، اُمراء کی ان کی اَمارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا، ناشکری، بدگمانی، معصیت پر اصرار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ناامید ہو جانا، والدین کی نافرمانی ، اور اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دُوسری جلد میں **227 ظاہری گناہوں** کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنّم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمائیے، اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جو کہ پڑھی (Read) جاسکتی ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہیں۔ مبلغین و مبلغات کو بیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زِیادہ مفید ہیں۔

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے

www.dawateislami.net

رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

صدقۂ فِطر کے متعلق مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقۂ فطر واجب ہے، گندم کے لحاظ سے ایک صدقۂ فطر 2 کلو سے 80 گرام کم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ جَو شریف، کھجور شریف اور کِشمش کے لحاظ سے اس کا وزن ڈبل ہو گا، جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دِیا ہے، اُنہیں چاہئے کہ جَو شریف، کھجور شریف یا کِشمش کی قیمت کے لحاظ سے صدقۂ فِطر ادا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net